جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملاّ محمد باقر مجلسیؒ بن علاّمہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علاّمہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ـ 260756, 269598

بلایا ہے۔ اور یہ لوگ مجھے قتل کریں گے۔ اور خدا ان پر اس شخص کو مسلط کریگا۔ کہ وہ شمشیر جور و ستم لباس ذلت و خواری انہیں پہنائیگا۔ محمد بن ابی طالب نے روایت کی ہے۔ کہ جب ولید حاکم مدینہ نے سنا کہ امام حسین متوجہ عراق ہوئے۔ ایک خط ابن زیاد کو لکھا۔ کہ میں نے سُنا ہے امام حسینؑ متوجہ عراق ہوئے ہیں اور وہ فرزند فاطمہ بنت رسول خدا ہیں۔ ان کا متعرض نہ ہونا۔ اور کچھ صدمہ انہیں نہ پہنچانا۔ کہ جب تک دنیا باقی ہے دشمن تجھ پر لعنت کریں گے۔ جب یہ خط ابن زیاد پاس پہنچا۔ مطلق تاثیر اس بے پیر کو نہ ہوئی۔

مقام قادسیہ

اکثر مشائخ عظام نے روایت کی ہے۔ جب خبر توجہ امام حسینؑ ابن زیاد شقی کو پہونچی حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ سر راہ آنحضرت پر بمقام قادسیہ بھیجا۔ اور قادسیہ سے قطقطانیہ تک لشکر ضلالت اثر بھر گیا۔ جب امام حسین مقام بطن رمہ میں پہونچے عبد اللہ بن یقطر اپنے برادر رضاعی کو اور بروایت دیگر قیس بن مسہر کو بجانب کوفہ روانہ کیا۔ اور ہنوز خبر شہادت مسلمؑ نہ پہنچی تھی ایک نامہ اس مضمون کا اہل کوفہ کو لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے برادران مؤمن مسلم کو ہے تم پر سلام الٰہی ہو۔ اور میں حمد اس خدا کی کرتا ہوں کہ بغیر اسکے کوئی اور خدا نہیں۔ اما بعد بدرستیکہ خط مسلم بن عقیل کا میرے پاس پہنچا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگوں نے میری نصرت اور دشمنوں سے میرا حق طلب کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ اپنا احسان مجھ پر تمام کرے اور تم کو تمہارے حسن نیت و کردار پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بدرستیکہ میں آٹھویں ذی الحجہ روز سہ شنبہ کو مکہ سے باہر آیا۔ اور تمہاری جانب آتا ہوں جب میرا قاصد تم تک پہنچے۔ لازم ہے کہ متابعت مضبوط باندھو اور اسباب کارزار آمادہ رکھو اور میری نصرت کے ہمیار رہو۔ کہ اب میں بہت جلد تم تک پہنچتا ہوں۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ حسینؑ ابن علیؑ

اس خط کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ حضرت مسلمؑ نے ستائیسؔ روز قبل شہادت کے ایک خط امام حسینؑ کو لکھا تھا۔ اور اس میں اظہار اطاعت و انقیاد اہل کوفہ درج کیا تھا۔ اور ایک گروہ اہل کوفہ نے بھی خطوط حضرت کو لکھے تھے۔ کہ یہاں سو ہزار تلواریں آپ کی نصرت کے لئے مہیا ہیں۔ بہت جلد آپ شیعوں تک پہنچ جائیے الغرض جب وہ قاصد روانہ ہوا اور قادسیہ میں پہونچا۔ حصینؑ بن نمیر لعین نے اس قاصد کو پکڑ لیا۔ اور چاہا وہ خط امام حسینؑ کا اس سے چھین لے قاصد نے وہ خط چاک کر ڈالا۔ اور حسینؑ کو نہ دیا۔ حصین بن نمیر شقی نے قاصد امام حسینؑ کو ابن زیاد پاس بھیج دیا۔ ابن زیاد نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا میں علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند گرامی کا شیعہ ہوں۔ ابن زیاد نے کہا۔ تو نے خط کیوں چاک کیا۔ قاصد نے کہا اس وجہ سے چاک کیا کہ تو اس مضمون پر مطلع نہ ہونے پائے۔ ابن زیاد نے کہا۔ وہ کس نے لکھا تھا اور کس کے نام تھا۔ قاصد نے کہا خط امام حسینؑ نے ایک جماعت اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ میں ان کے ناموں سے واقف نہیں ہوں۔ ابن زیاد شقی غضبناک ہوا اور کہا میں تجھ سے دستبردار نہ ہوں گا جب تک